27075-جنت اور جہنم کے مرتبے اور درجات اور ان دونوں کے اعمال

سوال

کتنی جنتیں اور جہنم پائی جاتی ہیں ؟ اور ان کے مرتبے مختلف کس طرح ہیں ؟ اور ہر مرتبے میں جانے کے لئے کونسے عمل کرنا ضروری ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

تعداد کے بارہ میں گزارش ہے کہ جنت بھی ایک ہے اور جہنم بھی، لیکن ان دونوں کے مرتبے اور منزلیں کئی ایک ہیں، اور سنت نبویہ میں بعض اوقات انہیں جمع کے صیغہ سے ذکر کیا گیا ہے جس سے تعدد جنس مراد نہیں، بلکہ اس کی عظمت اور درجات اور انواع واقسام یا پھر اس میں داخل ہونے والے کے اجر و ثواب کی عظمت کی طرف اشارہ ہے.

جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی کی حدیث میں ہے کہ ام الربیع بنت البراء جو ام حارثۃ بن سراقہ رضی اللہ تعالی عنہا ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھے حارثہ کے بارہ میں کچھ بتائیں گے اور وہ بدر کی لڑائی میں ایک نامعلوم تیر لگنے کی بنا پر شہید ہو گئے تھے، اگر تو وہ جنت میں ہیں تو صبر کرتی ہوں اور اگر اس کے علاوہ کوئی معاملہ ہے تو میں اس پر رونے کی کوشش کرتی ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے ام حارثہ وہ جنتوں میں سے ایک جنت کے اندر ہے.

اور ایک روایت میں ہے کہ " بیشک جنتیں بہت ساري ہیں، اور تیرا بیٹے کو فردوس اعلی ملی ہے " صحیح بخاري حدیث نمبر (2809).

دوم :

دنیا میں کفار کے کفر کے مختلف ہونے کے اعتبار سے جہنم کے درجات اور طبقات بھی مختلف ہیں، اور منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہونگے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

.{منافق تو یقیناً آگ کے سب سے نچلے طبقہ میں جائیں گے، اور یہ ناممکن ہے کہ تو ان کے لئے کوئی مددگار پائے }.النساء (145).

اور آگ کا سب سے ہلکا اور کم تر طبقہ - اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے - وہ ہے جس کی جانب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل حدیث میں کیا ہے.

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" عذاب کے اعتبار سے سب سے کم تر اور ہلکا ترین عذاب یہ ہوگا کہ جس کے لئے آگ کے جوتے اور تسمے ہوں "

اور ایک روایت میں ہے کہ : اس کے پاؤں کی ایڑي میں دو انگارے رکھے جائیں گے، جس سے اس کا دماغ اس طرح ابلے گا جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے، اور وہ یہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ کسی کو عذاب نہیں ہورہا حالانکہ اسے تو سب سے ہلکا اور کم عذاب دیا جارہا ہے " صحیح بخاري حدیث نمبر (6562) صحیح مسلم حدیث نمبر (212).

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں اس کی تعیین بھی آئی ہے کہ یہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ابوطالب ہے. جس پر اللہ تعالی نے عذاب کی تخفیف اس لئے کی کہ اس نے اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام کی حمایت بہت کی.

سوم :

جنت کے درجات کی تحدید معلوم نہیں، یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم کی آیات کی تعداد جتنے جنت کے درجات ہیں، اور یہ قول مندرجہ ذیل حدیث سے اخذ کیا گیا ہے :

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"صاحب قرآن (حافظ) کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ اور جس طرح تم دنیا میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اس طرح ترتیل کے ساتھ تلاوت کرو اور جہاں تم آخري آيت پڑھوگے وہی تماري منزل اور مقام ہوگا" سنن ابوداود حدیث نمبر (1464) جامع الترمذی حدیث نمبر (2914) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

منذري رحمہ اللہ تعالی "الترغیب" میں کہتے ہیں :

ایک اثر میں وارد ہے کہ قرآن مجید کی آیات کی تعداد آخرت میں جنت کے درجات کی تعداد کے مطابق ہیں، لھذا قاری قرآن کو کہا جائے گا کہ جس قدر تم قرآن مجید کی آیات تلاوت کرو اسی قدر درجے چڑھتے جاؤ، اور جس نے اس کا ایک پارہ پڑھا وہ اسی اعتبار سے درجات میں چڑھے گا، اور اس کا ثواب قرآن مجید کی تلاوت ختم ہونے پر ہوگا. دیکھیں : الترغیب والترھیب (2/228).

لیکن ان کی اس کلام میں نظر ہے کیونکہ حدیث قرآن مجید کے حفاظ کی منزل کے متعلق ہے نہ کے ان کے درجات کے بارہ میں، اور دنیا میں عمل کرنے والوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے درجات و مراتب بھی مختلف ہونگے، جس طرح کچھ ایسے اعمال بھی ہیں جس میں لوگ ایک دوسرے سے مختلف ہیں، مثلا صدیقیت، اور جھاد فی سبیل اللہ وغیرہ، تو اس بنا پر یہ لازم نہیں آتا کہ مکمل قران مجید کا حافظ مطلقا جنت میں سب سے اونچے اور بلند درجے میں ہوگا.

اور جنت کا سب سے اونچا اور بلند ترین درجہ فردوس ہے جیسا کہ اس کا ثبوت مندرجہ ذیل حدیث میں بھی ہے.

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم اللہ تعالی سے سوال کرو تم جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کا وسط اور جنت کا بلند ترین مقام ہے اس کے اوپر اللہ رحمن کا عرش ہے اور اس سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں" صحیح بخاري حدیث نمبر (2637) صحیح مسلم حدیث نمبر (2831).

اور اوسط الجنۃ کا معنی افضل ترین اور برابر ہے اور اس کی مثال اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا}.

اور سنت نبویہ میں بعض اعمال اور ان کے منزلہ و مرتبہ اور درجات کا بیان آیا ہے جن میں سے بعض کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے :

1-اللہ تعالی پر ایمان اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرنی :

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" بلاشبہ اہل جنت درجات اور مرتبوں میں فرق کی بنا پر اپنے اوپر والے درجے اور منزل کے جنتیوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح جانے والا چمکدار اور روشن ستارہ یعنی مشرق یا مغرب کے افق میں ستارہ دیکھا جاتا ہے ، صحابہ کرام نے عرض کی : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو انبیاء کا مقام و مرتبہ اور درجات ہیں جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکتا ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں ، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایسے لوگ جو اللہ تعالی پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی " صحیح بخاري حديث نمبر (3083) صحیح مسلم (2831).

2-اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنا :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جنت میں سو درجے ایسے ہیں جو اللہ تعالی نے جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے مجاہدین کے لئے تیار کئے ہیں ، دو درجوں کے مابین آسمان و زمین جتنا فاصلہ ہے " صحیح بخاري حديث نمبر (2637).

3-اور اس مقام و مرتبہ کو وہ شخص بھی حاصل کرے گا جس نے صدق دل سے شہادت کی دعا کی :

سہل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جس نے بھی صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعا کی اللہ تعالی اسے شہادت کے مرتبہ پر پہنچا دے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو" صحیح بخاري حديث نمبر (1909).

4-اللہ تعالی کے راستے میں مال خرچ کرنا :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فقراء لوگ آئے اور کہنے لگے مالدار لوگ جنت میں اونچے مقام حاصل کر گئے اور ہمیشگی والی نعمتیں لے گئے جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں ، اور جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں ، اور ان کے پاس زیادہ مال ہے جس سے وہ حج بھی کرتے ہیں اور عمرہ بھی اور جہاد بھی کرتے ہیں اور صدقہ و خیرات بھی.... " صحیح بخاري حديث نمبر (807) صحیح مسلم حديث نمبر (595).

5-مشقت کے وقت بھی مکمل وضوء کرنا اور مسجدوں کی جانب زیادہ چلنا ، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ساتھ اللہ تعالی خطائیں معاف کرتا اور درجات بلند کرتا ہے ؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیں ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

مشقت کے وقت مکمل اور اچھی طرح وضو کرنا اور مساجد کی جانب زیادہ قدم اٹھانے ، اور ایک نماز کے بعد دوسري نماز کا انتظار کرنا ، یہی رباط ہے یہی رباط ہے " صحیح مسلم حديث نمبر (251).

6-قرآن مجید کا حافظ :

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث کی بنا پر جواوپر ذکر کی جاچکی ہے.جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" حافظ قرآن کو کہا جائے گا کہ پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ اور اسی طرح قرآن مجید ترتیل کے ساتھ تلاوت کرو جس طرح تم دنیا میں تلاوت کرتے تھے کیونکہ جہاں آخری آیت ختم ہوگی وہی تمہاری منزل اور مرتبہ ہے "سنن ابوداود حدیث نمبر (1464) جامع ترمذي حدیث نمبر (2914) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لھذا جس کی ہمت بلند ہے اور وہ اوپر کے درجات حاصل کرنا چاہتا اور اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے کے لئے اعمال کرتا ہے وہ جنت فردوس میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے یہ اعمال ہیں، جن کے کرنے والے کے لئے اللہ تعالی نے یہ درجات اور منزلیں تیار کی ہیں، کتنے ہی لوگ اس سے بے رغبتی برتنے والے ہیں، اور اس کا خیال بھی نہیں کرتے..

واللہ اعلم.